Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۴-۳۹ | بدھ ۱۳ محرم الحرام ۱۴۱۰ھ، ۱۶ ظہور ۱۳۶۸ ہش، ۱۶ اگست ۱۹۸۹ء | نمبر ۱۸۵

احمدیہ اخبار

اللہ تعالیٰ کے فضل سے انگلستان میں احمدیہ جماعت کا سالانہ جلسہ اختتام پذیر ہو چکا ہے۔ جلسہ کی روداد ساتھ ساتھ ہمیں موصول ہو رہی ہے۔ ذیل میں جلسہ سالانہ کے افتتاحی خطاب کا خلاصہ دیا جا رہا ہے۔

آئندہ پرچہ میں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز حضور کا خطاب برائے لجنہ اماء اللہ شاملِ اشاعت کیا جائے گا۔

جماعت ہائے احمدیہ انگلستان کے جلسہ سالانہ پر سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ کا افتتاحی خطاب

جلسہ میں شرکت کیلئے متعدد حکومتوں نے اپنے نمائندے بھجوائے ۱۲۰ ممالک کے جھنڈے لہرائے گئے

احمدیت کو نئی عزت کے آسمان نصیب ہو رہے ہیں

خدا کی رحمتیں گھنگھور گھٹاؤں کی طرح تم پر برسیں گی

پاکستان کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس قوم کو دوراہے پر صحیح فیصلہ کرنے کی توفیق دے

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کا احمدیہ جماعت انگلستان کے جلسہ سالانہ پر ۱۱ اگست ۱۹۸۹ء کو افتتاحی خطاب

چوبیسویں جلسہ سالانہ یو۔کے کے موقع پر حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ اور نماز کے بعد ایک گھنٹہ کے وقفہ سے تقریباً ساڑھے چار بجے دوبارہ مارکی کی طرف تشریف لے گئے جہاں ایک سو بیس ۱۲۰ ممالک کے جھنڈے لہرا رہے تھے۔ اس موقعہ پر حضور نے نعروں کی گونج میں لوائے احمدیت کی پرچم کشائی فرمائی۔ اور پرچم کشائی کی تقریب کے فوراً بعد جلسہ سالانہ کی افتتاحی تقریب کا آغاز ہوا۔ اس جلسہ کی سب سے نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ متعدد ممالک کی حکومتوں کے نمائندوں نے اس میں شرکت کی ہے۔ اس افتتاحی اجلاس کے موقع پر بھی مشرقی اور مغربی افریقہ کے متعدد ممالک کے وزراء اور کینیڈا کے بعض ممبران پارلیمنٹ تشریف لائے ہوئے تھے اور انہیں پورے اعزاز کے ساتھ نعرے لگاتے ہوئے خوش آمدید کہا گیا۔ اور اسٹیج پر بٹھایا گیا۔ اس کے بعد جب حضور انور اسٹیج پر تشریف لائے تو فضا دوبارہ ایک دفعہ نعروں سے گونج اٹھی۔ اسٹیج پر رونق افروز ہونے کے بعد حضور نے مکرم حافظ مظفر احمد صاحب کو تلاوت قرآن کریم کیلئے طلب فرمایا۔ بعد ازاں مکرم حلمی الشافی صاحب نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے عربی قصیدہ کے بعض اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ ان کے بعد مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا فارسی منظوم کلام سنایا۔ اور پھر مکرم داؤد احمد صاحب آف جرمنی نے حضرت اقدس کا اردو کلام خوش الحانی سے سنایا۔ تلاوت اور نظموں کے اس پروگرام کے بعد حضور انور نے اپنے افتتاحی خطاب کا آغاز فرمایا:

حضور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں یہ سال ایک غیر معمولی اہمیت کا سال ہے۔ اور دنیا کے ایک سو بیس ممالک میں جماعت احمدیہ صد سالہ جشن تشکر منا رہی ہے۔ اس موقع پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پیغام جس طرح دنیا کے کونے کونے تک پہنچا۔ اس کا ذکر انسان کو سراپا حمد سے بھر دیتا ہے۔ اور اس جلسہ میں میرے بقیہ خطابات اسی ذکر پر مشتمل ہوں گے۔ لیکن آج کی افتتاحی تقریر میں میں جماعت کو اس پس منظر کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں، جو ان غیر معمولی فضلوں کو جذب کرنے کا موجب بنا۔ اس ضمن میں حضور نے پاکستان میں گذشتہ بیس سال سے جماعت پر گذرنے والے حالات و واقعات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

کہ دنیا کے سامنے ہم ان حالات کو حتی المقدور بیان تو کرتے رہتے ہیں، لیکن ہمارا بھروسہ دنیا پہ نہیں۔ بلکہ ہمارا توکل خدا پر ہے۔ اور "میں اللہ کے حضور اپنے رنج اور غم کی فریاد کرتا ہوں" کے مضمون کو ہمیشہ ہمیش مدنظر رکھیں۔ اس کے سامنے سارے احوال کھلے پڑے ہیں اور وہ صرف پاکستان کے ہی نہیں، دنیا بھر کے احمدیوں کے حالات پر نگاہ رکھتا ہے۔ وہ دنیا کے حالات کو پلٹ سکتا ہے۔ بڑوں کو چھوٹا اور چھوٹوں کو بڑا بنا سکتا ہے۔

فرمایا ان حالات پر غور کرتے ہوتے اکثر مجھے ان خطوط کا خیال آرہا ہے، جو مجھے پاکستان سے موصول ہوتے ہیں۔ اور ان میں بعض اوقات بے ساختہ دل

باقی ص۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ، قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۶ ظہور ۱۳۶۸ ہش ۔ ۱۶ اگست ۱۹۸۹ء

احمدیہ جماعت انگلستان کا جلسہ سالانہ

یوں تو قادیان ہی احمدیہ جماعت کا عالمگیر مرکز ہے ۔ لیکن جب سے ربوہ بسایا گیا ہے اور سیدنا حضرت امام جماعت ربوہ میں رہائش پذیر ہوئے عملی طور پر ربوہ عالمگیر جماعت کا مرکز بن گیا ۔ لیکن ربوہ کی مرکزیت کی حقیقت بھی اسی اَمر کے ساتھ متعلق ہے کہ حضرت امام جماعت یہاں رونق افروز ہوں ۔ اب جبکہ عارضی طور پر حضور انور انگلستان میں مقیم ہیں ربوہ کے مرکز ہونے کے باوجود عملی طور پر لندن ہی مرکز ہے ۔ سیدنا حضور جب بھی واپس تشریف لے آئیں ربوہ ایک دفعہ پھر بھرپور انداز میں مرکز بن جائے گا ۔

اس کے پیش نظر ہم کہہ سکتے ہیں کہ باوجودیکہ جلسہ تو انگلستان کی جماعت کا ہوتا ہے لیکن سیدنا حضرت امام جماعت کی وہاں موجودگی اور جلسہ میں شرکت سے اس جلسہ کا سماں مرکزی جلسہ جیسا ہی ہوتا ہے ۔ لفظی طور پہ نہ سہی رُوحانی طور پر اب انگلستان کی جماعت کا جلسہ ہی مرکزی جلسہ ہے اور اس طرح پورے یقین کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ اس جلسہ کے ساتھ وہی برکات وابستہ ہیں جو پہلے قادیان کے جلسہ کو اور پھر ربوہ کے جلسہ کو حاصل رہی ہیں ۔ جو دعائیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جلسہ سالانہ کے لئے کی ہوئی ہیں اب ان کا تعلق اور ان کی تاثیر کا محور انگلستان ہی کا جلسہ ہوتا ہے ۔ اور جو دعائیں حضور اقدس نے جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کرنے والوں کے لئے کی تھیں ان سے اب وہ احباب متمتع ہوتے ہیں جو انگلستان کے جلسہ پر جاتے ہیں ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال کا جلسہ بخیر و خوبی انجام پایا اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق انگلستان میں ہونے والے ہر جلسہ سالانہ سے ہر قسم کی زیادہ برکات لے کر یہ جلسہ منعقد ہوا ۔ اللہ تعالیٰ کی برکتوں کو نہ گنا جاسکتا ہے نہ ان کا پوری طرح شکر ادا کیا جاسکتا ہے ۔ یہ برکتیں شروع ہوتی ہیں تو پھر اللہ کے فضل سے چلتی ہی جاتی ہیں ۔ خدا کرے کہ اس جلسہ کی برکتیں ساری جماعت کو ایک لمبے عرصہ تک ملتی رہیں ۔ اور ہم سب ان سے متمتع ہوتے رہیں ۔

کل تو کسی نے کب دیکھا ہے آج کی بات کرو
جو اپنا لَج پال ہے اس سے لاج کی بات کرو
مال و دولت کی طاقت تو ریت کی ہے دیوار
علم و عمل سے ملنے والے تاج کی بات کرو

ـــــ ابوالاقبال

ہر اِک قدم پر سمجھ رہا ہوں کہ میری منزل قریب ہوگی
کِسے خبر ہے کہ داستاں اس سفر کی کتنی عجیب ہوگی

ہر ایک منظر کو اپنے دل میں خموشیوں سے سمو رہا ہوں
جو بول اُٹھا تو مِری نظر ہی غریب دل کی رقیب ہوگی

قدم قدم پر مِری تمنّا نے ولولوں کو جگا دیا ہے
نظر نظر میں چمک ہے جسکی وہ آرزو کی صلیب ہوگی

مَیں مے کے تلچھٹ بھی اپنی قسمت پہ ناز کرتا ہوں مَیکدے میں
مَیں جانتا ہوں مئے مصفّٰے اسی طرح سے نصیب ہوگی

جو چہچہائیں گے یک زباں ہو کے یہ بھی اپنا عروج ہوگا
قفس میں کچھ بھی نہیں تو شائد رفاقتِ عندلیب ہوگی

مجھے بتائیں وطن کے دانشوروں نے کیا کچھ دیا وطن کو
ادب اگر بے ادب ہوا ہے تو یہ ادائے ادیب ہوگی

ہمارے آتش بجان شعلوں کو تم ہواؤں کے رُخ پہ کر دو
یہ بجُھ گئے تو تمہاری محفل ہی انتہائی غریب ہوگی

ہمارے دل میں تو چاہتوں کا نسیمؔ طوفان سا ہے برپا
کسی کے دل میں جو موج اُٹھی ہے وہ ساحلوں کے قریب ہوگی

نسیمؔ سیفی

لوگوں سے سب سہولتیں جینے کی چھین کے
اپنے لئے ہر عیش مہیّا کئے ہوئے
ہر شر کی پُشت پہ نظر آتا ہے جنکا ہاتھ
کہتے ہیں خیر کا ہیں تہیّہ کئے ہوئے

ـــــ (صاحبزادی امۃ القدّوس صاحبہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

سویڈن
(ایک خوشحال ملک)

نوٹ ۔ سینے

اسوقت سویڈن دورِ جدید کا ایک بہترین صنعتی ملک ہے ۔ ساری دنیا کے ممالک میں سے امیر ترین ہے ۔ دورِ جدید کی ایک رفاہِ عامہ کی مملکت ہے جس میں ہر فرد کے لئے دوررس نتائج کے حامل فوائد میسر ہیں ۔ ہر شخص کے لئے تعلیم کا انتظام ہے ۔ بے روزگاری نسبتاً بہت ہی کم ہے ۔ باوجود اس کے کہ دنیا کے اقتصادی حالات میں نشیب و فراز آتے رہتے ہیں ۔ اس ملک کے باشندوں کے پاس باقی ممالک کی نسبت زیادہ کاریں ہیں ۔ زیادہ ٹیلیفون ہیں ۔ زیادہ رنگین ٹیلیویژن سیٹ ہیں ۔ اور یہ لوگ دوسروں کی نسبت سیر سیاحت بھی زیادہ کرتے ہیں ۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ ان لوگوں کو بھی مشکلات کا سامنا ہے ۔ کچھ وہ مشکلات جو انہیں ورثے میں ملی ہیں ۔ اور کچھ جو ان کے دورِ جدید کے طور و طریق نے انکی راہ میں کھڑی کی ہیں آخر ایک ترقی یافتہ ٹیکنالوجی اور تجارت رکھنے والے ملک جس میں بڑے شہروں کا تمدن رائج ہو اسے مشکلات کا سامنا تو ہوگا ہی اور یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ اب سماجی مسائل پہلے کی نسبت بڑھ رہے ہیں ۔ لیکن یہ کوئی سویڈن ہی کی خصوصیت نہیں ایسا تو سب صنعتی ملکوں میں ہو رہا ہے ۔ دیکھنا یہ ہے کہ اس ملک نے انتہائی غربت کے باوجود اتنی جلدی اور اتنی زیادہ ترقی کر لی ہے ۔ کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے ۔ اسے انقلاب ہی کا نام دیجئے ۔ لیکن اس انقلاب میں نہ لوٹ مار ہوئی اور نہ خون خرابہ ، نہایت پر امن طریق پر یہ انقلاب رونما ہو گیا لوگوں نے کوشش کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی کوششوں کا پھل انہیں عطا کیا ۔ پہلے قدم کے طور پر انہوں نے اپنے آپ کو منظم کرنا شروع کیا پھر اپنے لئے کام پیدا کیا ۔ پھر جمہوریت کی لڑائی لڑی پھر اپنے تحفظ اور زیادہ آزادی کے لئے کوشاں رہے اور اسطرح انہوں نے ایک عادلانہ معاشرہ اور ایک بھرپور خوشحالی کی زندگی بسر کرنے والی سوسائٹی پیدا کر لی ۔ سیاسی جماعتوں اور مزدور تنظیموں نے اس ساری ترقی کے عمل میں بھرپور حصہ لیا ۔

انہوں نے اس پر غور و فکر کے لئے سٹڈی سرکل بنائے ۔ جلسے کئے ۔ آپس میں گفت و شنید کی ۔ اور جہاں جھگڑے کی ضرورت پیش آئی ۔ اس سے بھی گریز نہیں کیا ۔

بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ بدلہ تو کچھ بھی نہیں جو کچھ پہلے تھا وہی اب ہے ۔ سرمایہ داری کا نظام پہلے بھی ایک چھوٹی سی اقلیت کے ہاتھوں میں تھا ۔ اب بھی ہے ۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ بہت کچھ بدلا ہے ۔ نظام سرمایہ کاری ہے یا نہیں وہ ایک چھوٹی سی اقلیت کے ہاتھ میں ہے یا نہیں ۔ لیکن آپ ملک کے باشندوں کی حالت دیکھیں ۔ پہلے سے بہت خوش ۔ پہلے سے بہت خوشحال جو لوگ صحیح خطوط پر تجزیہ کر سکتے ہیں ۔ ان کا کہنا ہے کہ نظام چاہے کیسا ہی ہو آپ یہ دیکھیں کہ اس ملک کا ہر باشندہ سیدھا کھڑا ہو کر اپنی کمر سیدھی کر کے اور فخر کے ساتھ اپنا سر بلند کر کے بات کر سکتا ہے ۔ اس سے پہلے دست نگری تھی ۔ خوف تھا ۔ اب خود اعتمادی ہے اور ارادوں کی بلندی ۔

یورپ میں صنعت کاری اور سرمایہ داری انیسویں صدی کی ابتداء میں منصۂ شہود پر آئیں ۱۸۴۸ء میں مارکس اور اینجلز نے کمیونسٹ منشور تحریر کیا لیکن اس سارے عرصے میں سویڈن ایک الگ تھلگ ملک کی حیثیت سے زندگی بسر کرتا رہا ۔ صرف انیسویں صدی کے آخری ایام میں یہاں صنعت کاری نے جنم لیا اور انیسویں صدی کے ختم ہونے پر ہی یہاں پر سماجی تبدیلیاں لائی جا سکیں ۔ یہ وہ سماجی تبدیلیاں ہیں جنہوں نے ملک کا نقشہ بدل کر رکھ دیا ۔ سویڈن میں بھی سرمایہ داری دوسرے ممالک سے کسی طرح مختلف نہیں تھی ۔ چند ہاتھوں میں سرمایہ اور باقی غریب ہی غریب ۔ اور سماجی حالت نہایت ناگفتہ بہ ۔

۱۸۷۹ء میں آمرے کی ایک مل میں سٹرائک ہوئی ۔ لیکن یہ کسی ٹریڈ یونین کے ذریعے منظم نہیں کی گئی تھی ۔ پادریوں اور ایسے ہی بعض دوسرے لوگوں نے یہ سٹرائک کروائی تھی جسے پولیس اور فوج نے دبا دیا ۔

۱۸۸۰ء کے دہاکے میں صحیح معنوں میں تبدیلی آئی ۔ خیالات بدلے ۔ خاص طور پر ایسے ادیب پیدا ہوئے جنہوں نے احتجاجی رویئے پیدا کئے ان میں سب سے نمایاں AUGUST STRINDBERG آگسٹ سٹرنڈبرگ تھے ۔ آگسٹ ٹالم TALM (جو ۱۸۴۹ء سے ۱۹۲۲ء تک زندہ رہے) نے سویڈن میں جمہوریت کے قیام اور استحکام کے لئے بہت سا کام کیا ۔ اس شخص نے دو باتیں سویڈن میں رائج کرنے کی کوشش کی ۔ وہ اسنے جرمنی اور ڈنمارک سے سیکھی تھیں ۔ ۱۸۸۱ء میں مالمو میں اسنے اپنی پہلی پراپیگنڈہ تقریر کی ۔ اس تقریر کا عنوان تھا ۔ سوشلسٹ کیا چاہتے ہیں ۔ شروع شروع میں تو ٹالم کو برداشت کیا جاتا رہا ۔ لیکن جب یہ پتہ چلا کہ سوشلسٹ پارٹی بنانا چاہتے ہیں تو ان کے لئے مشکلات کا آغاز ہو گیا ۔ لیکن ۱۸۸۹ء میں سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کا واقعی آغاز ہو گیا اسکے پہلے اجلاس میں ۴۹ نمائندوں نے شرکت کی جن میں سے اکثر ٹریڈ یونین کے افراد تھے ۔ یہ پارٹی مکمل طور پر مارکسی خیالات کی حامل تھی البتہ یہ بات خوش آئند تھی کہ اس پارٹی نے یہ فیصلہ کیا کہ انقلاب کے لئے تشدد استعمال نہیں کیا جائے گا انہوں نے ہر شخص کے لئے ووٹ کا حق مانگا اور اسی کو تبدیلیاں لانے کا ذریعہ بنایا معلوم ہوتا ہے انکے پاس مخلص زیرک لوگ تھے کیونکہ انہوں نے اپنے کام کی بنیاد اس بات پر رکھی کہ فوری طور پر طاقت کا حاصل کر لینا کسی طرح بھی مفید نہیں ہوتا پہلے لوگوں کی تعلیم و تربیت کی ضرورت ہے ۔ پھر انکو آہستہ آہستہ ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کی ۔

سویڈن نے پہلی جنگ عظیم میں کوئی حصہ نہ لیا لیکن جسطرح ساری دنیا اس سے متاثر ہوئی ۔ سویڈن بھی اثر لئے بغیر نہ رہ سکا ۔ خوراک کی کمی ہو گئی اور دیگر ضروریات زندگی بھی بہت کم میسر آنے لگیں ۔ انہیں ایام میں روس میں انقلاب آ گیا اور جرمنی کو شکست ہو گئی ۔ چنانچہ سویڈن کی پارٹی نے اپنی کارکردگی میں نرمی اختیار کر لی ۔ ۱۹۱۹ء میں عورتوں کو ووٹ کا حق مل گیا اور اسی سال مزدوروں کے کام کرنے کے اوقات مقرر ہو گئے یعنی ۸ گھنٹے روزانہ یہ فیصلے وہاں کی پارلیمنٹ نے کئے

۱۹۲۰ء سے سوشل ڈیموکریسی گورنمنٹ کے قائم ہونے پر ایک نئے دور کا آغاز ہو گیا اور یہی نیا دور ملک کو خوشحالی کی اس سطح پر لے آیا جہاں پر وہ اب ہے ۔

سویڈن میں اسوقت ۵ ہزار کے قریب پاکستانی عارضی یا مستقل طور پر رہائش پذیر ہیں ۔ بیرونی ممالک سے آکر سویڈن میں رہنے والوں کی تعداد دو لاکھ ۲۷ ہزار ہے ۔ یہ انکے تمام محنت کشوں کا ۵ء۰ ٪ ہے اور وہاں کے کل مزدور ۴۵ لاکھ ہیں ۔ کل آبادی ۸۰ لاکھ ہے ۔ پاکستانیوں کے متعلق کہا جاتا ہے کہ باوجود اسکے کہ وہ مختلف تنظیموں میں بٹے ہوئے ہیں ۔ ایک تو ان کا آپس میں کبھی کوئی جھگڑا نہیں ہوا اور دوسرے مقامی لوگوں کو ان سے کبھی کوئی شکایت پیدا نہیں ہوئی ۔

یہ لوگ زیادہ تر بڑے شہروں میں جیسے سٹاک ہوم اور گوٹن برگ رہتے ہیں ۔ اور فیکٹریوں اور فرموں میں کام کر کے اپنا روزگار حاصل کرتے ہیں ۔ بعض ان میں سے خاصے تعلیم یافتہ ہیں اور سویڈش معاشرے میں بہت عزت کے ساتھ دیکھے جاتے ہیں ۔ چند سال ہوئے وہاں پر چند پاکستانی ایسے تھے جنہوں نے پاکستان میں ہونے والے مذہبی تشدد کی بناء پر اپنا ملک چھوڑ کر سویڈن میں رہائش اختیار کر لی تھی ۔ انکے بعد بہت سے دوسرے لوگ بھی تلاش روزگار میں وہاں آئے ۔ یوم مئی کی تقریبات میں انہوں نے مزدوروں کا ساتھ دیا ان کے ہاتھ میں بینرز جھنڈے اور ایسے ہینڈ بل تھے ۔ جن پر انہوں نے اپنی شکایات درج کی ہوئی تھیں ۔ یہ بھی ہو سکتا تھا کہ ان میں سے بہت سے لوگوں کو ملک بدر کر دیا جاتا ۔ پاکستانی سفارت خانے نے ان کے نمائندوں سے بات کی اور وہ خاصی کامیاب رہی ۔

نوجوان اور ادھیڑ عمر کے لوگ پاکستان میں بدلتے ہوئے حالات سے مطمئن نظر آئے وہ اس بات سے خوش تھے کہ ایک لمبے عرصے سے نافذ کیا جانے والا مارشل لاء ختم ہو گیا تھا ۔ اور ایک عوامی حکومت قائم ہو چکی تھی ۔ اگرچہ وہ یہ تو نہیں کہہ سکتے تھے کہ نئی حکومت کی وجہ سے کوئی خاص قابل ذکر تبدیلیاں پیدا ہو گئی ہیں ۔ لیکن فضا میں تبدیلی کی خوشبو یقیناً سونگھی جا سکتی تھی ۔ وہ جو پاکستانی وہاں ایک لمبے عرصے سے رہ رہے ہیں انہیں اب اپنے بچوں کے جوان ہونے کی صورت میں مشکلات کا سامنا

باقی صفحہ ۔۔ پر

بقیہ: افتتاحی خطاب

کی کیفیات کا اظہار ہوتا ہے۔ اور خطوط لکھنے والوں کی آنکھوں سے نکلنے والے آنسو ہر دفعہ ان خطوط کی تحریر کو گیلا کر کے مٹا دیتے ہیں۔ لیکن وہ مٹی ہوئی تحریریں بھی میری نظر میں زیادہ شوخ ہو جاتی ہیں۔ اور جیسا گہرا اثر وہ مٹی ہوئی، بجھی ہوئی تحریریں دل پر کرتی ہیں کوئی اور خوبصورت اور نمایاں کتابت ویسا اثر نہیں دکھا سکتی۔

فرمایا مجھے خیال آیا کہ ان کے جذبات انہی کے الفاظ میں نمونۃً آپ کے سامنے پیش کروں۔ تاکہ جب آپ خدا کے فضلوں کے ذکر سنیں۔ تو یہ خیال نہ کریں کہ جماعت پر اپنی ہوشیاریوں اور محنتوں کے نتیجہ میں خدا کے فضل نازل ہوتے ہیں۔ بلکہ ان مسکینوں اور مجبوروں کے حالات نگاہ میں رکھ کر ان کو دعائیں دیں۔ جن کا درد ان فضلوں کو جذب کرنے کا موجب بنا۔

حضور نے فرمایا کہ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ایک ایسے ملک کو قربانیوں کے لئے چنتا ہے۔ جس میں وہ اس بات کی صلاحیت پاتا ہے۔ کہ وہ ایک لمبے عرصہ تک خدا کے حضور قربانیاں دیتے چلے جائیں گے۔ ان پر جو بوجھ ڈالے جاتے ہیں۔ وہ انہیں مٹانے کے لئے نہیں۔ بلکہ ان کی استطاعت اور توفیق کے مطابق ڈالے جاتے ہیں۔

پس اے اہلِ پاکستان! جو وہاں سے بڑے مشکل حالات سے دوچار ہوتے ہوئے محض للّٰہی محبت میں یہاں آئے ہو۔ میں تمہیں مبارک باد دیتا ہوں۔ کہ خدا نے جو بوجھ تم پر ڈالے ہیں۔ انہوں نے تمہاری استطاعت کی نشان دہی کر دی ہے۔ خدا کی نظر میں تمہارا ایک عظیم مقام ہے تمہارے دلوں کی گرمی ہے جو اٹھ کر آسمان تک پہنچتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتی ہوئی رحمتوں کی بارش بن کر تمام دنیا پر نازل ہوتی ہے۔

حضور نے فرمایا۔ پس دنیا کے ایک سو بیس ممالک میں جو جشن تشکر منایا جا رہا ہے۔ اس کے حالات جب آپ سنیں گے تو آپ کا دل خدا تعالیٰ کی غیر معمولی حمد سے بھر جائے گا اور اس وقت آپ ان مظلوموں کو بھی یاد رکھیں اور ان کو اپنی دعاؤں میں خاص جگہ دیں۔ ان مظلوموں کے ذکر کا حق ادا کرنا تو میرے لئے ممکن نہیں کیونکہ جو وہ روزانہ کم از کم تین سو خط اور بعض اوقات زیادہ وصول ہوتے ہیں اور کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جو میرے دل کے لئے آزمائش بن کر نہ آتا ہو۔ چھوٹے چھوٹے معصوم بچے اپنی ماؤں سے لکھواتے ہیں۔ اور وہ معصوم بچیاں جن کے سروں کی چادریں اتاری جاتی ہیں۔ اپنے ہاتھوں سے، اپنے قلم سے لکھنے سے معذور ہوتے ہیں تو دوسروں سے لکھوا لکھوا کر مجھے خط بھجواتے ہیں۔

حضور نے فرمایا۔

صرف ایک دن کی ڈاک کے افسانے اگر تمام دنیا سن لے تو ان کے دل غم سے پھٹ جائیں۔ محض خدا کا فضل ہے کہ اس نے مجھے حوصلہ عطا کیا ہے۔ پس جب میں سمجھتا ہوں کہ معاملہ میری طاقت سے بڑھ رہا ہے تو خدا تعالیٰ کا یہ فرمان میری ڈھارس بنتا ہے کہ

"اللہ تعالیٰ کسی کو اس کے نفس کی طاقت سے زیادہ کا ذمہ دار قرار نہیں دیتا......"

حضور نے فرمایا:-

کہ میں آسمان کے خدا کو گواہ ٹھہرا کر کہتا ہوں کہ اس نے میرے ایک دل کو ہزاروں دلوں میں تبدیل کر دیا ہے۔ میرے جیسے کمزور دل انسان کے لئے ممکن نہیں تھا۔ کہ ایک دن کے دکھوں کو بھی برداشت کر سکتا۔ لیکن وہ اپنے فضل سے میری ہمت کو بڑھاتا ہے۔ میرے دکھوں کو دعاؤں میں تبدیل کرتا ہے۔ مجھے ہنسنے کی توفیق بخشتا ہے اور مسکراتے ہوئے چہرے کے ساتھ باہر نکلنے کی توفیق بخشتا ہے۔ اور ان تمام فرائض کو سرانجام دینے کی توفیق بخشتا ہے۔ جو میں سمجھتا تھا۔ کہ میری توفیق سے بہت بڑھ کر ہیں۔

حضور نے پاکستان میں ہونیوالے مظالم کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ احمدی طلباء سے روزانہ ایسا تذلیل کا سلوک کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کوئی اور قوم ہوتی تو یقیناً صبر کا پیمانہ اس کے ہاتھ سے چھوٹ جاتا۔ وہ مجھے لکھتے ہیں۔ کہ اگر عام دنیاوی حالات میں ہم سے یہ سلوک ہوتا۔ تو ہم ہرگز اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے۔ اور اپنی عزتوں کا بدلہ لے لیتے۔ لیکن آپکا ہمیں حکم ہے۔ کہ صبر سے کام لو۔ اس لئے ہم صبر سے کام لئے جاتے ہیں۔ لیکن کب تک۔

حضور نے فرمایا:-

کب تک کا سوال پہلے کم اترا کرتا تھا۔ اب روز بروز زیادہ ہوتا جا رہا ہے۔ اور بعید نہیں کہ یہی سوال "اللہ کی مدد کب آئیگی" کی آواز بن کر آسمان تک پہنچے اور آسمان کے کنگرے ہلا دے۔ میں ان مسکین اور بے بس طالب علموں سے کہتا ہوں۔ کہ اپنے کاموں میں مصروف رہو۔ خدا کی خاطر برداشت کرتے جاؤ۔ برداشت کرتے جاؤ۔ کیونکہ خدا تعالیٰ صبر کرنے والوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ ایک دن تم ضرور ایسا دیکھو گے کہ خدا کی رحمتیں گھنگھور گھٹاؤں کی طرح تم پر بھی برسیں گی۔ اور خدا کے فضلوں کو تم اپنی آنکھوں سے برستا ہوا دیکھو گے۔ اس یقین اور صبر پر قائم رہو تو دنیا تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکے گی۔ اس کے بعد حضور نے چند منتخب خطوط کے اقتباسات پڑھکر سنائے جن میں طلباء پر مظالم، احمدیوں کو ملازمت سے فارغ کرنے اور انکی ترقیات روک دینے اور ہر طبقہ کے احمدیوں پر مختلف قسم کے مظالم اور پولیس کے شرمناک تشدد کی دلسوز داستانیں رقم تھیں۔

حضور نے فرمایا کہ ان سب مظالم کے باوجود احمدی طلباء اپنی جماعتی ذمہ داریوں کو بھی بڑے حوصلے سے ادا کر رہے ہیں۔ ایسے بھی خدام ہیں جنکا صبح پیپر ہوتا ہے۔ اور وہ ساری ساری رات ڈیوٹیاں ادا کرتے ہیں۔ حضور نے بعض دردناک واقعات کے ذکر پر مشتمل خطوط پڑھکر سنائے۔ اور فرمایا۔ کہ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ احمدیت کی دعوت بھی جاری ہے کوئی دن بھی پاکستان میں ایسا نہیں آیا جب خدا کے فضل سے نئے لوگ احمدیت میں داخل نہ ہو رہے ہوں اور حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے غلبہ کے آثار صرف دنیا میں ہی نہیں بلکہ پاکستان میں بھی دکھائی دے رہے ہیں۔ بعد ازاں حضور نے ننکانہ صاحب کے انسانیت سوز مظالم پر واقعات پر مبنی چند خطوط کے اقتباسات پڑھ کر سنائے اور فرمایا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ احمدیوں کے ماضی میں نقصانات ہوئے تھے خدا نے اتنا بڑھا کر انہیں دیا اور ایسے ایسے فضل ان پر نازل فرمائے کہ اس سے پہلے خواب میں بھی وہ سوچ نہیں سکتے تھے کہ انکو اللہ تعالیٰ ایسی نعمتیں عطا کرے گا۔ صبر کا عرصہ جتنا لمبا ہو فضلوں کا سلسلہ بھی اتنا زیادہ دیر تک جاری رہتا ہے۔ اس لئے اس بارہ میں ذرہ بھی نہ مجھے شک تھا نہ ہے۔ اور نہ ہو گا۔ کہ وہ تمام احمدی جو پاکستان میں دُکھ اٹھا رہے ہیں ان کے دُکھوں کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ دنیا میں اپنے فضلوں کی بارش نازل فرما رہا ہے ان لوگوں کو یقیناً براہِ راست خدا کی رحمت پہنچے گی۔ اور وہ اپنے دکھوں کو یاد کر کے شرمندہ ہوا کریں گے۔ اور کہیں کہ اے خدا ہم نے جو بے صبری دکھائی اور ہم نے دکھ محسوس کیا حقیقت یہ ہے کہ تیرے فضلوں کے ساتھ اس دکھ کی کوئی نسبت ہی نہیں معمولی سے کانٹے کی چبھن کے مقابل پر تو نے بے انتہا فضل ہم پر نازل فرمائے۔ آپ دیکھیں گے کہ یقیناً وہ زمانہ آئے گا کہ تمام احمدی جو آج مظلوم ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کے مراتب بلند کرے گا۔ حضور نے صد سالہ جشن تشکر منانے کی پاداش میں احمدیوں کو شدید طور پر زدوکوب کرنے، انہیں جیل کی کوٹھڑیوں میں بند کرنے اور تشدد کا نشانہ بنانے کے واقعات پر مشتمل خط بھی پڑھ کر سنائے اور فرمایا کہ پاکستان میں جہاں جہاں بھی جماعتوں نے جشن تشکر منایا ہے۔ اسکی بھاری قیمت ادا کی ہے۔ آپ نے فرمایا ان زخموں کی کسک تو باقی ہے وہ مٹ نہیں سکتی لیکن خدا کے فضل سہارے ضرور دیتے ہیں اور اس قوت کے ساتھ دلوں کو تھامتے ہیں کہ اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ فرائض کی ادائیگی کو آسان بنا دیتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ یہ دنیا سیاست کی دنیا ہے مذہب کی نہیں چنانچہ ان بھیانک واقعات کے پیچھے بھی سیاست ہی کارفرما ہے۔ ان کا مذہب سے کوئی بھی تعلق نہیں۔ اگر پاکستان میں دین حق کی سچی ہمدردی ہوتی تو کسی مُلّا کے دل میں ہی وہاں پھیلنے والے جرائم کا خیال آتا اور وہ خدا کا خوف کرتا۔ فرمایا جس ملک سے انسانیت اٹھ گئی۔ جس ملک سے بچوں اور عورتوں کی حرمت اٹھ گئی۔ جہاں دن بدن سفاکی بڑھ رہی ہے اور سارے معاشرے سے امن اٹھ چکا ہے وہاں ان حالات کو سنتے ہوئے برداشت کرنا اور کبھی اشارۃً بھی اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بات کا اظہار نہ کرنا کہ دین حق تو ہماری گلیوں اور شہروں میں تباہ ہو رہا ہے۔ کس دین حق کی حفاظت کی باتیں کر رہے ہو یہ کہنے کی بجائے ایک فرضی نظریاتی بحث کو اٹھا کر سارے عوام الناس کو پاگل بنایا جا رہا ہے اس لئے وہاں زیادہ تر مذہب نہیں بلکہ سیاست کھیل رہی ہے اس لئے سردست مجھے پاکستان کے حالات کو دیکھتے ہوئے کوئی واضح امید دکھائی نہیں دیتی کہ وہاں جلد حالات پلٹا کھائیں۔ لیکن جہاں تک خدا کی تقدیر کا تعلق ہے کہ اس میں قطعاً کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو وعدے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے فرمائے ہیں ان کو ضرور پورا کرے گا اور وہ دن دور نہیں جب اس ملک کو سنجیدگی کے ساتھ یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ شرافت کے ساتھ اس ملک کو قائم رکھنا ہے۔ یا خباثت میں بڑھتے ہوئے خدا کی اس عطا کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر دینا ہے۔

فرمایا۔ دن بدن پاکستان کے عوام میں یہ احساس بھی پیدا ہو رہا ہے کہ ہم ایسے دوراہے پر کھڑے ہیں جہاں بقا اور فنا کا سوال ہے۔ میری دعا ہے اور میں آپ سب سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ بھی اس کو اپنی دعا بنائیں کہ خدا اس قوم کو اس دوراہے پر صحیح فیصلہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس میں کوئی بھی شک نہیں کہ اس ملک پر جب تک ملاں سوار ہے یہ ملک کسی پہلو سے بھی ترقی نہیں کر سکتا۔ دن بدن ذلت اور مزید ذلت کا شکار ہوتا چلا جائے گا۔ کیونکہ ملاں تو پیر تسمہ پا ہے۔ جب بگڑ گیا تو خدا تعالیٰ نے اسے قعر مذلت میں گرا دیا اور یہ ہمارے ملک میں کمین کے طور پر ظاہر ہوا۔ جن ملکوں میں ملاں نے اپنے نفس کی عزت کو قائم رکھا وہاں یہ مہذب حیثیت رکھتا ہے لیکن پنجاب اور ہندوستان کے بہت سے علاقوں میں ملاں ذلیل ہستی کے طور پر ابھرا ہے۔ لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان سے منافرت بھی ملک میں دن بدن بڑھتی جا رہی ہے اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جب یہ لکھا کہ۔

"عزت مجھ کو اور تجھ کو ملامت آنے والی ہے"

تو امر واقعہ یہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو چکی ہے اور ذلت جو اس وقت ملاں کا مقدر ہو چکی ہے۔ اس لئے صبر کے ساتھ خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے دکھوں کے یہ دن کاٹتے چلے جائیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ جو رحمتیں احمدیت پر سایہ کئے ہوئے ہیں وہ آپ کے گھر تک بھی پہنچیں گی۔ اور خدا تعالیٰ وہاں بھی حالات کو تبدیل کر دے گا۔ تمام دنیا کے احمدیوں کو چاہئے کہ اپنے پیارے معصوم بھائیوں کو یاد کریں اور یہ نہ سمجھیں کہ خدا تعالیٰ نے جو جماعت کو دنیا بھر میں ترقیات عطا فرمائی ہیں یہ ان کی چالاکیوں یا کوششوں کے نتیجہ میں ہیں۔ آسمان پر خدا کی تقدیر ہے جو یہ سارے کام دکھا رہی ہے اور دن بدن احمدیت کو نئی عزت کے آسمان نصیب ہو رہے ہیں۔ اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا نام غیر مسلم دنیا میں بھی بڑی عزت کے ساتھ اور شان کے ساتھ یاد کیا جا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس الہام کو سچا کر دکھایا کہ میں تیری ـــــ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔

اس ضمن میں حضور نے بعض کینیڈین ممبران پارلیمنٹ کے صداقت احمدیت کے بارہ میں اعتراف کا ذکر بھی فرمایا۔ اور پھر احمدیت کی راہ میں جان دینے والوں۔ اسیران راہ مولیٰ۔ دین حق زندہ باد اور نعرہ ہائے تکبیر کے نعرے لگوائے بعد ازاں حضور نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق حضرت مولانا محمد حسین صاحب کا تعارف کرواتے ہوئے فرمایا کہ یہ آسمانی بادشاہت کے نمائندہ کے طور پر یہاں آئے ہیں۔

حضور نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے الہام " بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ظاہری معنوں کے علاوہ اس کے ایک معنی یہ ہیں کہ بادشاہ حضرت اقدس کے رفقاء سے برکت ڈھونڈیں گے۔ گویا کپڑوں سے مراد رفقاء ہیں۔

فرمایا۔ میں یہ یقین رکھتا ہوں کہ یہ وہ صدی ہے کہ جس میں ہم بادشاہوں کو حضرت اقدس کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈتے ہوئے پائیں گے۔

اس موقعہ پر حضور نے متعدد ممالک سے تشریف لانے والے معزز وزراء اور ممبران پارلیمنٹ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ

میرے علم کے مطابق آج تک دنیا کی تاریخ میں یہ واقعہ نہیں ہوا کہ ایسی مذہبی جماعت کے جلسہ میں جس کا کوئی اپنا ملک نہ ہو۔ بعض عظیم سیاسی ممالک اپنے عظیم نمائندے بھیجیں۔ یہ ملکوں کا ایک عظیم احسان ہے لیکن یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم نشان بھی ہے ہم ان کو یقین دلاتے ہیں کہ (اللہ نے چاہا تو) عالمگیر جماعت احمدیہ ان کے اس احسان کو اور ان کی اس انکساری کو اور خیر سگالی کے جذبہ کو نہیں بھولیگی اور دعاؤں میں یاد رکھے گی۔

حضور نے حضرت مولوی محمد حسین صاحب کی عمر و صحت میں برکت کی دعا کی درخواست کرتے ہوئے فرمایا کہ

خدا تعالیٰ رفقاء حضرت اقدس کی برکت کا سایہ اگلی صدی میں ممتد کرے۔

حضور نے فرمایا۔ کہ ایک وقت ایسا بھی آنے والا ہے جب وہ سب لوگ جو اس رفیق کی زیارت کر رہے ہیں تاریخ احمدیت میں تابعین کے طور پر لکھے اور یاد کئے جائیں گے۔ اس لئے آپ سب خوش نصیب ہیں جنہوں نے اس سے قبل کسی رفیق کو نہیں دیکھا کہ وہ آج حضرت اقدس کے رفیق کو اپنی جسمانی آنکھوں سے بھی دیکھ رہے ہیں کیونکہ ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ وہی عزت جو ایک رفیق کو دی جا رہی ہے کسی تابعی کو بھی دی جا رہی ہوگی۔ اور اس وقت کا امام جماعت ایک تابعی کے گلے مل رہا ہوگا۔

بہر حال اللہ تعالیٰ اس برکت کو بڑھاتا اور پھیلاتا چلا جائے۔ میرا آخری پیغام یہی ہے کہ ـــــ قبول کرنے والے بنیں۔ ایسے تابعی بنیں جو کہ رفقاء حضرت اقدس کے رنگ میں رنگین ہونے والے ہوں۔

پدرم سلطان بود کہنے والے نہ بنیں۔ آئیے اب ہم دعا میں شامل ہوتے ہیں۔

ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کے لئے خدمت کا ـــــ نادر موقع

مجلس نصرت جہاں کو فوری طور پر ایسے ہومیو ڈاکٹروں کی ضرورت ہے جو انگریزی زبان میں ہومیو کلینک چلانے کے ساتھ ساتھ طالب علموں کو ہومیوپیتھی کی تعلیم بھی دے سکیں۔ اپنی درخواست مقامی جماعت کے صدر صاحب سے تصدیق کروا کر فوراً بھجوا دیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

آپ کا خط ملا

فیشن پرستی

فیشن کیا ہے؟ کہتے ہیں فیشن درزی کی غلطی سے وجود میں آتا ہے یہ میں نے بالکل نہیں کہا بلکہ کہتے سنا ہے۔ آج تنگ قمیص کا فیشن ہے تو کل کھلی، آج لمبی کل اونچی، کبھی دوپٹہ پاؤں میں اٹک رہا ہے کبھی سر سے غائب۔

بس جب یہ بدلتے موسموں کے ساتھ یہ بدلتے انداز دیکھتی ہوں تو ہمیشہ یہ خیال دل میں پیدا ہوتا ہے کہ اس فیشن کے بارے میں جماعت نے کبھی کوئی نوٹس لیا یا نہیں۔

دینی معلومات کا بنیادی نصاب برائے اراکین مجلس انصار اللہ کا صفحہ ۱۳۱ میری نظروں سے گزرا تو سوچا قارئین کی دلچسپی اور معلومات کے لئے کیوں نہ اس کو نقل کرکے الفضل میں بھیج دوں۔ لہٰذا مندرجہ ذیل پیراگراف اس کتاب سے نقل شدہ ہے۔

"موجودہ دور کچھ ایسا ہے کہ لوگ ایکٹروں اور ایکٹرسوں کو جس شکل اور جس لباس میں دیکھتے ہیں اس کی نقل کرنے لگتے ہیں اور یہ نقالی ایک رو کی طرح ملک میں پھیل جاتی ہے عورتوں میں ناخن بڑھانے کا فیشن وبا کی صورت اختیار کر گیا ہے اور یہ سب مغربی تہذیب کی نقالی ہے۔

ایک مجلس مشاورت کے موقعہ پر قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر نے فرمایا:۔

" ٹیڈی ازم، فیشن پرستی کے خلاف بھاری اکثریت کی رائے ہے۔ ہمارے احمدی نوجوانوں کی اکثریت ایسی ہے جو یہ چیزیں پسند نہیں کرتی سوائے اس کے کہ خدا چاہے) بعض ایسے بھی ضرور ہیں جو اس رو میں بہہ رہے ہیں ان کو ہمیں سنبھال لینا چاہیئے۔ یہ اس قسم کا پیچیدہ مسئلہ نہیں جو حل نہ ہو سکے۔ لیکن یہ احساس جماعت میں ہر وقت بیدار رہنا چاہیئے کہ ہم سادہ اور بے تکلف زندگی بسر کرنے والی قوم ہیں ہم ان بد اثرات کو اپنی زندگی میں اور ماحول میں نہیں گھسنے دیں گے"

خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا ہے کہ وہ مجھے اور آپ کو سادہ اور تکلفات سے پاک زندگی گزارنے کی توفیق دے اور حضور کے فرمان کے مطابق ٹیڈی ازم اور فیشن پرستی کو ہمیشہ ناپسند کرنے والے ہی رہیں اے خدا تو ہم سے ایسے کام کروا جن سے تو راضی ہو۔

آمنہ مبارک بنت چوہدری احمد حسن سنوری
دارالرحمت وسطی نمبر ۲ ربوہ

بی ۱۷/۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایم ۔ اے ۔ طالب ربوہ

شہد

اس میں انسانوں کیلئے شفا ہے

قرآن مجید سے لیکر ہندوؤں کی قدیم طبی و مذہبی کتب تک شہد کی افادیت مسلمہ رہی ہے اللہ تعالیٰ نے شہد کو ایک قوت بخش غذا اور حیات بخش دوا کا رتبہ عطا فرمایا ہے شہد کے متعلق ماہرین نے لکھا ہے کہ اعصابی بے خوابی ہاضمہ کی خرابی دق کمزوری قلب اور گٹھیا جیسے موذی امراض میں خوراک کے طور پر شہد کا استعمال بے حد مفید ثابت ہوا ہے ۔ یونانی محکمہ حفظان صحت کے افسر اعلیٰ ڈاکٹر جے ۔ ایچ ۔ کیلوج اپنی کتاب جدید غذائیات میں لکھتے ہیں "کسی طویل بیماری مثلاً تپ محرقہ یا نمونیہ وغیرہ میں مریض کا ہاضمہ کمزور ہو جاتا ہے ۔ ایسی صورت میں خصوصاً جب مریض کے دل پر بھی کمزوری کے اثرات غالب ہوں شہد بے نظیر ثابت ہوتا ہے" یونانی دانا اور حکیم جالینوس کے نزدیک سر کی کئی بیماریوں کے لئے شہد از حد نافع ہے زخموں اور پھوڑے پھنسیوں کو مندمل کرنے کے لئے قدیم حکماء شہد استعمال کرتے آئے ہیں جرمنوں میں زخموں پر شہد سے آلودہ پٹی باندھنے کا رواج ہے اکثر امراض کے فوری علاج کے لئے شہد کے استعمال کا آج بھی یورپ کے بیشتر ملکوں میں رواج ہے ۔ روسی عوام آگ سے جلے ہوئے کا علاج بھی شہد سے کرتے ہیں ڈاکٹر آرنلڈ لورینڈ نے اپنی کئی کتابوں میں شہد کے فوائد اور مختلف موقع پر اس کے استعمال کے طریقے بتائے ہیں ایک امریکی کلینٹس جارویس کا کہنا ہے کہ اگر جسم کے اندر معدنی اجزاء کم ہیں تو اسے پورا کرنے کا آسان نسخہ یہ ہے کہ دو چمچے سیب کے سرکہ میں اتنا ہی شہد ملا لیا جائے یہ ترش مرکب گٹھیا سے دمہ تک اور بڑھاپے سے لے کر جلد کی خرابی تک تمام بیماریوں کے لئے شفا بخش ثابت ہوگا ۔ ڈاکٹر جی ۔ این ۔ ڈبلیو تھامسن ۔ ایم ۔ بی ۔ سی ۔ ایچ آف ایڈنبرا (سکاٹ لینڈ) کہتے ہیں ۔ ہضم کی خرابی کے کئی مریضوں پر جنہیں اختلاج قلب کا عارضہ بھی لاحق تھا میں نے شہد کا تجربہ کیا اور اسے دل کی بے ترتیب حرکت کو درست کرنے اور مریض کو طاقت دینے والی ایک عجیب مقوی اور جادو اثر دوا پایا مجھے ایک نمونیہ کے مریض پر بھی اس کا تجربہ کرنے کا موقع ملا ۔

میں مشورہ دونگا کہ جسم کو قوت دینے اور دل کی کمزوری رفع کرنے کے لئے شہد کا استعمال لازمی کرنا چاہیئے شہد نقائص سے بالکل مبرا ہے اسے قوت ہاضمہ کے فعل کی ضرورت ہی نہیں ہوتی ۔ اور وہ جزو کل خون میں جذب ہو کر خون بن جاتا ہے ۔ بچوں اور کمزور ہاضمہ کے لئے ایک بے نظیر چیز ہے ۔ قبض کے مریض پانی کو تھوڑا گرم کرکے ایک چمچ پھوکر (چھان) ڈال دیں اور پھر پانی کے ذرا ٹھنڈا ہونے پر شہد ملا کر پئیں تو قبض دور کرنے میں مدد ملے گی ۔ شہد ہر عمر کے افراد کے لئے مفید ہے ۔ لیکن بچوں بوڑھوں اور کمزوروں کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے ۔ ہر وہ فرد جو تھکاوٹ محسوس کرے ۔ دو بڑے چمچ شہد ایک گلاس پانی میں ڈال کر پی لے تو فوراً تازہ دم ہو جائے گا ۔ موسم سرما میں پانی کو کسی قدر گرم کر لیا جائے ۔ اور موسم گرما میں ٹھنڈا پانی لیا جائے ۔ دودھ میں ملا کر استعمال کریں تو طاقت اور وافر انرجی پیدا کرنے والی غذا کا کام دیتا ہے غرضیکہ شہد بیش قیمت اور زندگی بخش اجزاء سے بھرپور ہے اس میں مکمل حیاتین اور معدنیات شامل ہوتی ہیں ۔ روسی سائنسدانوں کا بیان ہے کہ شہد انسانی زندگی پر بہت اچھے اثرات مرتب کرتا ہے یہ جسم کے تمام اعضاء کو مضبوط بناتا ہے کیونکہ یہ اپنے ساتھ طاقت بخش اجزاء جسم میں لے کے جاتا ہے ۔ اس لئے دیگر تمام شکری اجزاء کی نسبت اس کے استعمال کا رجحان بہ نسبت دوسری ادویات کے قدرے زیادہ رکھا جائے ۔ دوا کے طور پر شہد غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے ۔ صبح شام کھانے سے ایک گھنٹہ پیشتر نیم گرم دودھ یا پانی میں ملا کر پی لیں ۔ تو یہ ترپھلہ کا کام دیتا ہے ۔ الغرض شہد قدرت خداوندی کی طرف سے ایک ایسا بیش بہا عطیہ ہے ۔ جسے ہر طریقہ علاج کے معالجین بلا تردد استعمال کرنے کا مشورہ دیتے ہیں ۔ یہ بیک وقت دوا بھی ہے اور انرجی پیدا کرنے والی غذا بھی یہ مقوی دماغ ہے ۔ کمزور حافظہ، کمزوری معدہ میں اس کا استعمال بہت نفع بخش ثابت ہوا ہے اگر آپ شہد کا روزانہ استعمال جاری رکھیں گے تو آپ کا خون صاف ہو کر چہرے کا رنگ نکھر جائے گا ۔ دودھ کے ہمراہ اس کا استعمال مکمل ٹانک کا کام دے گا ۔ شہد ہمیشہ خالی معدہ استعمال کرنا چاہیئے زیادہ گرم پانی ملا کر ہرگز استعمال نہ کیا جائے ورنہ نقصان ہونے کا احتمال ہے ۔ گرم مزاج نوجوان شہد کو زیادہ مقدار میں استعمال کریں تو اکثر خون خشک کر دیتا ہے ۔ شائد ہی ایسا کوئی مرض ہوگا جس میں حکیم یا ڈاکٹر شہد کے استعمال سے منع کریں ۔ بچے کی ولادت کے بعد قریباً تمام ممالک میں اسے مختلف قسم کی گھٹی کے طور پر بچے کو چٹایا جاتا ہے اس کی گھٹی سے پیٹ کی انتڑیاں صاف ہو جاتی ہیں ۔ ماں کے پہلے دن کے دودھ کی بھی یہی تاثیر ہوتی ہے اگر بچوں کو گھٹی دینے کی بجائے نیم گرم پانی میں ملا کر دیا جائے تو بہت فائدہ مند ہے ۔ شہد کی چند بوندیں بچہ کے منہ میں ٹپکا دینے سے بھی وہی اثرات مرتب ہوتے ہیں معدے اور آنتوں کو صاف کرتا ہے اس کا کوئی برا اثر نہیں ہوتا ۔ بلکہ معدے کی نازک جھلی کے لئے یہ ایک محافظ ثابت ہوتا ہے شہد کی تاثیر گرم خشک اور دافع بلغم ہے ۔ اس کے استعمال سے قوت ہاضمہ بڑھتی ہے اور قبض دور کرنے میں مدد ملتی ہے ۔ موٹے آدمی اسے گرم پانی میں ملا کر پئیں تو انہیں فائدہ ہوگا اگر شہد کو ام الادویات کہا جائے تو ہرگز بے جا نہ ہوگا ۔

جسکی فطرت نیک ہے آئیگا وہ انجام کار
(مرزا غلام احمد اپنی تحریروں کی رُو سے صـ۱۳۹۴)

بات سے بات

کہتے ہیں کہ چور یا سانپ کی بات شروع ہو جائے تو ختم نہیں ہوتی گذشتہ دنوں مکرم صوفی صاحب کی تحریر سانپوں کے ساتھ الفضل میں پڑھی ۔ اس سانپ کی غسل خانہ میں شرافت و تابعداری اور صوفی صاحب کا حوصلہ قابل داد ہے ۔ مشہور ہے کہ سانپ بھی نر و مادہ جوڑے کی حیثیت سے رہتے ہیں ۔

اگر ایک کو مار دیا جائے تو دوسرا بدلہ لینے کی کوشش کرتا ہے ۔ دو واقعات اس طرح کے سپرد قلم ہیں ۔

۱۹۳۵ء کی بات ہے ۔ میں مڈل کا طالب علم تھا ۔ فیصل آباد کے ایک گاؤں میں باہر کی جانب ایک بڑا کھلا احاطہ تھا ۔ میں عموماً احاطہ میں رات کو سوتا تھا ۔ ایک صبح جاگنے پر نیچے جوتا کی طرف نظر گئی تو ایک سانپ بیٹھا نظر آیا ۔ کچھ فاصلہ پر عیسائی ملازم کام کر رہا تھا اسے آواز دی کہ ڈنڈا لا کر سانپ کو مارو وہ ڈنڈا لے کر آیا تو سانپ حرکت میں آچکا تھا ۔ اس نے پیچھا کرکے سانپ کو مار کر ایک جانب پھینک دیا اور پھر اپنے کام میں لگ گیا ۔ اسی شام گاؤں کے باہر فٹ بال کھیلنے کے بعد میں ایک لڑکے کے ساتھ گھر کو آرہا تھا ۔ نیکر پہنی ہوئی تھی پاؤں ننگے تھے ۔ اسی احاطہ کے باہر دیوار کے ساتھ ساتھ چل رہے تھے کہ اچانک ایک سانپ نے حملہ کیا ۔ میری ٹانگ خود بخود قدرتاً زور سے جھٹکی گئی ۔ ساتھی لڑکے نے چیخ کر کہا سانپ ۔ سانپ دور جا گرا تھا ۔ ہم دونوں خالی ہاتھ تھے ۔ احاطہ کے اندر ایک ملازم کو آواز دی ۔ جب وہ ڈنڈا لے کر پہنچا تو سانپ ایک درخت کے قریب پہنچ چکا تھا ۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ غائب ہو گیا درخت کے چاروں طرف تلاش کیا مگر نہ ملا ۔

۱۹۴۹ء میں حسب معمول دوپہر کے وقت مذکورہ بالا گاؤں کی جانب جاتے ہوئے ایک بے آباد جگہ سے گذر رہا تھا ۔ کہ پیچھے سرسراہٹ محسوس ہوئی ۔ رک کر پیچھے دیکھا تو ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سانپ مشرق سے مغرب کو اسی راہ پر جا رہا تھا۔ میرے پاس چھڑی تھی۔ وہ راستہ پر ایک قریبی جھاڑی کی جانب تیزی سے بھاگا۔ میں نے جلدی جلدی اس بھاگتے ہوئے سانپ پر زور زور سے چھڑی مارنی شروع کر دی کوئی لگی کوئی نہ لگی وہ جلدی سے جھاڑی میں گھس گیا۔ جھاڑی کے اندر جھانکا تو اس کا پچھلا حصہ نظر آیا۔ میں سمجھ گیا کہ یہ زخمی ہو کر بل میں سر چھپائے بیٹھا ہے۔ میں نے چھڑی سے باہر کو جھٹکا دے کر نکالنے کی کوشش کی مگر جونہی چھڑی اس کے ساتھ لگی اس نے جسم کا باقی حصہ بھی اندر کھینچ لیا۔

مجھے روزانہ اس راہ سے گزرنا ہوتا تھا۔ رات کو گھوڑی پر اور دوپہر کو پیدل۔ دوسرے روز معمول کے مطابق دوپہر کو اسی راہ پر گامزن تھا۔ وہ جھاڑی نظر پڑی تو چوکس ہو گیا۔ دیکھا تو راستہ کے مشرقی جانب سانپ کو سر اٹھائے تیار پایا۔ میں نے لپک کر کل والی چھڑی سے یوں مارنا شروع کیا کہ اسی قریبی جھاڑی میں نہ گھس سکے۔ مارنے کے بعد راستہ سے دور ایک ٹیلے پر پھینک کر اپنی راہ لی۔

رسول مقبول ﷺ کا فرمان ہے کہ سانپ نظر آئے تو مارنے میں دیر نہ کرو۔

دوست یاد رکھیں کہ سانپ مار کر اس کا سر ضرور کچل دیں اور گہرے گڑھے میں فوراً دبا دیں تجربہ کے مطابق یہ ضروری ہے ::

(سید محمد منظور احمد۔ دارالنصر ربوہ)

☆ ═══ ☆

کسی کی بدی مت چاہو کہ اعلیٰ تہذیب یہی ہے۔ (کشف الغطاء)

بقیہ شذرات

ہے۔ کیونکہ یہ بچے جس معاشرے میں پلے بڑھے ہیں اسکا اثر کسی نہ کسی حد تک تو ضرور ہونا چاہیئے والدین ان بچوں کو زیادہ سے زیادہ مواقع پر پاکستان لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اس خواہش کا اظہار بھی کہ انکی شادیاں اپنے ہی لوگوں میں ہوں ان بڑے بوڑھے لوگوں کو یہ بات کسی صورت میں قابل قبول نہیں ہے کہ ان کے بچے غیر ملکی مرد یا عورت سے شادی کریں۔ لیکن جہاں تک نوجوانوں کا سوال ہے۔ وہ اپنے آپ میں کسی قسم کی غیریت محسوس نہیں کرتے۔ اگرچہ اس بات کا سب لوگ اظہار کرتے ہیں کہ ان کی تعلیم اور طرز بود و باش ان کے اپنے ملک ہی کے مطابق ہونی چاہیئے۔ مقامی لوگوں کا یہ کہنا کہ پاکستانی ہر لحاظ سے ان کے ساتھ تعاون کرتے ہیں اور انہوں نے کبھی کوئی مشکل پیدا نہیں کی ایک بہت بڑی اور ضروری داد و تحسین ہے۔ سویڈن کے اعلیٰ طبقے کے افسران بھی اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ پاکستانی لوگ احساس ذمہ داری سے اپنے آپ کو نمایاں رنگ میں پیش کرتے ہیں۔ یہ بات کہ وہ تمام لوگ (پاکستانی) مقامی لوگوں کے ساتھ پوری طرح گھل مل جائیں۔ اتنی آسان نہیں ہے۔ وقت لگے گا۔ لیکن اس میں بھی کسی شک کی گنجائش نہیں کہ وہ وقت بہت دور نہیں جب یہ پاکستانی سویڈن کے لوگوں کے ساتھ یک جان ہو جائیں گے۔

یہ بات بھی یہاں قابل ذکر ہے کہ سویڈن کی شہریت صرف چند ایک پاکستانیوں ہی کو ملی ہے۔ باقی لوگ یہاں عارضی ویزے پر رہ رہے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود سب کے سب سویڈن کی اقتصادیات اسکے معاشی حالات پر بہتر طریق پر اثر انداز ہو رہے ہیں اور اس سے بھی زیادہ بہتر طریق پر اثر انداز ہونے کے لئے انہیں جلد از جلد مقامی لوگوں کے ساتھ گھل مل جانا چاہیئے۔

اخبار احمدیہ

ولادت

عزیزم مکرم مظفر احمد صاحب شرما آف شکار پور (سندھ) کو اللہ تعالیٰ نے ۸ جولائی ۱۹۸۹ء بروز ہفتہ تیسرا بچہ عطا فرمایا ہے۔ نومولود شیخ عبدالرشید صاحب شرما کا پوتا اور خاکسار کا نواسہ ہے۔ احباب سے بچہ کی صحت۔ درازی عمر اور دین و دنیا میں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالحمید شرما

درخواست دعا

- محترمہ سیدہ لئیقہ بخاری کا اپریشن ہوا ہے اور وہ اسلام آباد کے ہسپتال میں داخل ہیں۔
- مکرم ماسٹر محمد حنیف صاحب بھٹی زعیم انصار اللہ میرپور خاص کی اہلیہ کا پتہ میں پتھری کا اپریشن راولپنڈی ہسپتال میں ہوا ہے۔
- مکرم منیر احمد صاحب (شادیوال گجرات) کی والدہ صاحبہ کو چند دن ہوئے فالج کا حملہ ہوا ہے۔
- خاکسار کا بیٹا عزیزم حفیظ اللہ ہمبرگ جرمنی میں بعارضہ قلب بیمار ہے۔ عنقریب ان کا دل کا اپریشن ہو رہا ہے۔
بشارت اللہ
- مکرم ناصر احمد کارکن الفضل کی پھوپھی صاحبہ تقریباً دو ماہ سے بعارضہ شوگر اور بخار سخت بیمار ہیں۔
- مکرم رشید احمد صاحب رحمت بازار۔ ربوہ بعض پریشانیوں کے دور ہونے اور کاروبار میں بہتری کے سلسلہ میں احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

سانحہ ارتحال

میری اہلیہ شمیم آراء بیگم صاحبہ بنت چوہدری عبدالحمید آسی صاحب مصطفیٰ آباد گوجرہ بقضائے الٰہی مورخہ ۳ اگست ۸۹ء کو وفات پا گئی ہیں۔ اگلے روز انکی تدفین ربوہ میں ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول نے دعا کروائی۔ موصوفہ بہت نیک اطوار کی مالک تھیں۔ نماز پنجگانہ کا خاص التزام کرتیں۔ قرآن مجید سے بڑا عشق تھا اور روزانہ خوش الحانی سے تلاوت کرتیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو اس سانحہ کے برداشت کرنے کی توفیق دے۔

چوہدری ناصر احمد باجوہ
امیر جماعت احمدیہ ضلع مظفر گڑھ

خاکسار کی پھوپھی زاد بہن عزیزہ امتہ المنان بنت مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی مورخہ ۳۰ جون ۱۹۸۹ء کو گردن توڑ بخار کے عارضہ سے بعمر سات سال وفات پا گئی۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

تنویر احمد ناصر ابن مکرم نذیر احمد صاحب خادم
چک ۱۸۴/۷R ضلع بہاولنگر

کینہ اور بغض اور نخوت سے پاک ہو جاؤ۔ (اربعین ۴ ص ۱۵)

نرینہ اولاد سے محروم
بے اولاد۔ اٹھرا
سوکھا۔ گرمی
گیس کا علاج کرنیوالے
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
محمود آباد ۳
نزد شبینہ ڈاکخانہ
کراچی ۴۴
ہر ماہ کی ۱۹ سے ۲۳ تاریخ تک حکیم عبدالحمید اعوان مطب میں حاضر ہوتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرمودات حضرت فضلِ عمر

اپنے اخلاق کو بلند کرو ۔ خود اعتمادی پیدا کرو ۔ اور پھر خدا تعالیٰ پر توکّل رکھو

"غرض محنت کرنے والی قومیں دوسری قوموں سے جیت جایا کرتی ہیں اور ہمیشہ ان پر غالب رہتی ہیں۔ پھر اخلاقِ فاضلہ ہیں۔ انسان غریبوں، مسکینوں اور کمزوروں سے محبت اور پیار سے پیش آتا ہے۔ ان کی خبرگیری کرتا ہے۔ دنیا میں وہی قومیں ڈٹ کر مقابلہ کیا کرتی ہیں۔ جن کے افراد کو یہ پتہ ہوتا ہے کہ ان کی قوم میں ایثار اور قربانی کا جذبہ پایا جاتا ہے اور ان کے مرنے کے بعد ان کے بیوی بچوں کو تکلیف نہیں ہوگی۔ جس سپاہی کے دل میں یہ یقین پایا جائے وہ خوشی سے لڑائی میں جان دینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ میرے مرنے کی وجہ سے میرے بچوں کا ایک باپ مارا جائیگا۔ لیکن میں اپنے پیچھے ان کے ہزار باپ چھوڑ رہا ہوں جو مجھ سے کم محبت کرنے والے نہیں ہیں۔ اس یقین کی وجہ سے اس میں جرأت پیدا ہو جائے گی۔ اور وہ موت سے کھیل جائے گا۔ لیکن اگر ایک قوم غریبوں اور یتیموں کی خبرگیری نہیں کرتی تو اس کا کوئی فرد جب لڑائی میں جائے گا تو اپنی موت کا خیال کر کے کانپ جائیگا۔ کیونکہ وہ جانتا ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد میرے بیوی بچوں سے وہی سلوک ہوگا جو میں دوسروں کے بیوی بچوں سے ہوتا دیکھ آیا ہوں اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ بزدل ہو جائے گا۔ یہ چند اخلاق ہیں جو کسی قوم کی برتری کے لئے نہایت ضروری ہیں۔"

(الفضل ۲۷ جون ۱۹۵۱ء)

حضرت ابراہیم ؑ کی مثال بتاتی ہے کہ ایک دانہ ڈالنے سے کروڑ دانے پیدا ہو جاتے ہیں

"حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مثال کو دیکھ لو کہ کس طرح خدا تعالیٰ کے لئے ایک دانہ ڈالنے سے کروڑوں کروڑ دانے پیدا ہو جاتے ہیں۔ دنیا میں تو گیہوں بونے والا گیہوں ہی کاٹتا ہے اور جَو بونے والا جَو۔ مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ایک دانہ سے کئی قسم کے پھل اور میوے حاصل ہوئے۔ انہیں بچے بھی ملے۔ سلطنت بھی ملی دولت بھی ملی۔ عزت بھی ملی۔ غرضیکہ ہر ایک چیز حاصل ہوئی۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ خدا تعالیٰ کے لئے قربانی کرنے سے اس کے نتیجہ میں کئی قسم کی کھیتیاں نکلتی ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے ایک بچہ کو قربان کیا تھا۔

اس کے بدلہ میں خدا تعالیٰ نے ان کو کہا جس طرح آسمان کے ستارے نہیں گنے جاتے اسی طرح تیری نسل بھی نہیں گنی جائیگی۔ اب دیکھ لو کوئی ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کو گن سکے۔ جس قدر دنیا میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل کے آدمی ہیں۔ اس قدر کسی اور انسان کی نسل ہرگز نہیں مل سکتی۔ اور یہ نسل اتنی پھیلی ہے کہ آسمان کے ستاروں کی طرح گنی نہیں جا سکتی۔ پھر اگر روحانی طور پر دیکھا جائے تو تمام دنیا کا بیشتر حصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ماننے والا ہے۔ پھر مال و دولت کے لحاظ سے دیکھو تو معلوم ہوتا ہے کہ قریباً چار ہزار سال تک ان کی نسل یا ان کے متبعین کے ہاتھوں میں حکومت رہی اور اب عیسائی حکومت کر رہے ہیں۔ وہ بھی آپ کو مانتے ہیں۔ روحانیت کے لحاظ سے دیکھو تو جتنے بڑے بڑے نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد گزرے ہیں وہ آپ ہی کی نسل سے تھے۔ حضرت موسیٰ ؑ، حضرت عیسیٰ ؑ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انہی کی نسل سے تھے۔۔ غرض کوئی نعمت ایسی نہیں جو انکو حاصل نہ ہوئی۔۔۔ دراصل وہ قربانی ایک بیج تھا جسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک ایسی جگہ میں ڈالا جہاں بظاہر اس کی ہلاکت تھی لیکن چونکہ خدا تعالیٰ کیلئے ڈالا گیا تھا اس لئے اس قدر بڑھا کہ اس سے کروڑوں کروڑ دانے نکلے۔"

(الفضل ۲ اکتوبر ۱۹۱۶ء صفحہ ۵ تا ۹)

مجاہدین دفتر اوّل کے ورثا توجہ فرمائیں

ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں حسب ذیل مجاہدین کے کھاتہ جات بحال کروانے کے لئے ان کے ورثاء جلد از جلد توجہ فرمائیں۔

کھاتہ نمبر	نام مجاہد	نام جماعت (۱۹۵۳ء)
۸۴۸	مکرم سراج دین صاحب (والد چوہدری شریف احمد صاحب کانپوری)	سعید منزل کراچی
۸۵۲	" سید انتظار حسین صاحب دہلوی	" "
۸۵۳	مکرمہ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ "	" "
۸۷۱	مکرمہ بیگم صاحبہ مکرم حاجی منشی کریم بخش صاحب	سولجر بازار "
۸۷۹	مکرم سید عبدالمومن صاحب رضوی آف بمبئی	" "
۸۸۰	مکرمہ زینب بیگم صاحبہ اہلیہ اولیٰ	" "
۸۸۱	" حلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ ثانیہ	" "
۸۸۲	" بسم اللہ بیگم صاحبہ والدہ	" "
۸۹۴	مکرم میاں الٰہی بخش صاحب	جیکب لائینز "
۸۹۵	" مولوی عبدالقادر صاحب شیخ پوری	" "
۹۵۳	" چوہدری محمد یوسف خاں صاحب	رام سوامی "
۹۵۴	مکرمہ بیگم صاحبہ " "	" "
۹۰۷	چوہدری محمد مددعلی صاحب انسپکٹر ورکس پنشنر	حلقہ شرقی "
۹۰۸	بیگم صاحبہ و بچگان و والدین	" "
۹۰۹	مکرم بابو عبدالغفور خان صاحب سابق حوالدار	" "
۹۱۳	" بابو ناصر احمد صاحب ناگپوری	" "
۹۱۵	" حوالدار علی محمد صاحب کمپوڈر ملٹری ہسپتال	" "

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ہفتہ تحریک جدید

یکم ستمبر ۸۹ء تا ۷ ستمبر ۱۹۸۹ء

"اگر تم نے احمدیت کو دیانتداری سے قبول کیا ہے ~~تو اے مردو اور اے~~ عورتو۔ تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو"

(سیدنا حضرت فضلِ عمر)

امسال حسب سابق اپنی جماعت میں امیر/صدر صاحب کی راہنمائی میں یکم ستمبر تا ۷ ستمبر ہفتہ تحریک جدید منانے کا اہتمام کریں۔ یکم ستمبر بروز جمعہ تحریک جدید کے عنوان پر خطبہ دیا جائے جس میں تحریک جدید کی بڑھتی ہوئی ضروریات اور اغراض و مقاصد بیان کئے جائیں جمعہ کے بعد انصار و خدام کے زعماء کے اشتراک سے ایک کمیٹی تشکیل دیں۔ جو ہفتہ بھر ان امور کی تکمیل کروائے۔

۱۔ ہر کمانے والے کا وعدہ ماہوار آمد کے کم از کم پانچویں حصہ کے برابر ہو مثلاً مستورات بچے کم از کم ۲۴ روپیہ کا وعدہ پیش کریں حتیٰ کہ آپ کی جماعت کا ٹارگٹ حاصل ہو جائے۔

۲۔ پانچ سو روپیہ اور اس سے زائد وعدہ کرنیوالے جو معاونین خصوصی کہلاتے ہیں کی تعداد کو حسب فیصلہ مشاورت دوچند کرنے کی کوشش کیجائے۔

۳۔ دفتر اوّل و دوم کے مجاہدین کے وارثوں سے حسب استطاعت وعدے لئے جائیں۔ ضرورت کے مطابق مخلصین کی تعداد بڑھائی جائے۔ براہِ کرم ہفتہ کے اختتام پر اپنی مساعی کا جائزہ لیکر مرکز کو رپورٹ بھجوائیں تا وہ حضور انور کی خدمت میں پیش کیجا سکے۔ اور آپ سب حضور انور کی دعاؤں سے فیضیاب ہوں۔

(وکیل المال اوّل)